نمبر ۷۳ | مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۰ء یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۷ رجب ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو کسی قدر حرارت اور نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جو بحیثیت ناظر صدر انجمن احمدیہ پنجاب کی احمدیہ جماعتوں کے معائنہ کے لئے دورہ پر گئے تھے۔ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

ٹھیکیدار عبد الرحمٰن صاحب لائل پوری نے ۱۵۔ دسمبر اپنے لڑکے میاں عبد اللطیف صاحب کے ولیمہ کی بہت سے اصحاب کو دعوت دی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعاؤں کے قبول ہونے میں تاخیر اور توقف کی وجہ

"یہ مسلمانوں کی بڑی خوش قسمتی ہے۔ کہ اُن کا خدا دعاؤں کا سُننے والا ہے۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک طالب نہایت رقت اور درد کے ساتھ دعائیں کرتا ہے۔ مگر وُہ دیکھتا ہے۔ کہ ان دعاؤں کے نتائج میں ایک تاخیر اور توقف واقع ہوتا ہے۔ اس کا سِر کیا ہے؟ اس میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اول تو جس قدر امور دنیا میں ہوتے ہیں۔ ان میں ایک قسم کی تدریج پائی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچہ کو انسان بننے کے لئے کس قدر مرحلے اور منازل طے کرنے پڑتے ہیں۔ ایک بیج کا درخت بننے کے لئے کس قدر توقف ہوتا ہے۔ اسی طرح پر اللہ تعالےٰ کے امور کا نفاذ بھی تدریجاً ہوتا ہے۔ دوسرے اس توقف میں یہ مصلحت الٰہی ہوتی ہے۔ کہ انسان اپنے عزم اور عقد ہمت میں پختہ ہو جاوے۔ اور معرفت میں استحکام اور رسوخ ہو۔ یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جس قدر انسان اعلےٰ مراتب اور مدارج کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اُسی قدر اس کو زیادہ محنت اور دقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس استقلال اور ہمت ایک ایسی عُمدہ چیز ہے۔ کہ اگر یہ نہ ہو۔ تو انسان کامیابی کی منزلوں کو طے نہیں کر سکتا۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وُہ پہلے مشکلات میں ڈالا جاوے۔ اِنَّ مَعَ العُسْرِ یُسْراً اسی لئے فرمایا ہے"

(الحکم ۱۷۔ دسمبر ۱۹۰۲ء)

نوٹس بنام منشی محمد یعقوب صاحب مصنف "عشرہ کاملہ" پٹیالہ

آپ نے اپنی کتاب "عشرہ کاملہ" کے جواب کے لئے "ایک ہزار روپیہ انعام" کا اعلان کتاب مذکور کے آخری ورق پر کیا ہے۔ میں نے اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے اس کا جواب بنام "تفہیمات ربانیہ" لکھا ہے۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ چند دنوں تک شائع ہو جائے گا۔ صداقت کے اظہار میں انعام کی ضرورت نہیں۔ لیکن اتمام حجت کی خاطر اس نوٹس کے ذریعہ آپ کو آگاہ کرتا ہوں۔ کہ آپ انعامی رقم کسی غیر مسلم معزز امین کے پاس جمع کرا کر اس کی تصدیق ارسال کریں۔ ہاں جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ مجیب "منصفوں کے ذریعہ جن کو فریقین مقرر کریں۔ اپنی تحریر کی صداقت ثابت کردیں"۔ مجھے یہ طریق بھی منظور ہے۔ میرے نزدیک بہتر یہ ہوگا۔ کہ فریقین ایک ایک منصف اپنا ہم مذہب اور ایک غیر متعصب غیر مسلم برہمو وغیرہ انتخاب کرلیں۔ تینوں منصف حلفیہ اور تحریری فیصلہ لکھیں۔ نیز چونکہ آپ نے یہ ایک ہزار "یک صد روپیہ فی فصل" کے حساب سے مقرر کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ ہر فصل کے متعلق علیحدہ علیحدہ فیصلہ تحریر فرمائیں۔ اور اسی کے مطابق انعام کا تصفیہ کریں :-

مجھے توقع ہے۔ کہ آپ بواپسی اس کی منظوری کے متعلق جواب سے آگاہ کریں گے اور اپنی طرف سے بہت جلد منصف کا نام۔ غیر مسلم منصف کے متعلق اپنی تجویز۔ اور انعامی رقم کے جمع کرانے کی تصدیق بھیجدیں گے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ ادھر اُدھر کی باتوں میں اس کو ٹالنا چاہا۔ تو دنیا پر آپ کی "انعامی تحدی" کی حقیقت پورے طور پر کھل جائے گی۔ انشاء اللہ۔

نوٹ :- اس نوٹس کا جواب ایک ہفتہ کے اندر اندر مل جانا چاہیئے۔

خاکسار سلسلہ احمدیہ کا ایک ادنیٰ خادم ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل قادیان دارالامان۔ ۱۵۔دسمبر ۱۹۳۰ء

جناب منشی حبیب الرحمٰن صاحب کا انتقال

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک پُرانے اور مخلص خادم جناب منشی حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پورہ کی وفات کی افسوسناک خبر الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ منشی حبیب الرحمٰن صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے مخلصین اور سابقون میں سے تھے۔ بیرونی جماعتیں اگر اُن کا جنازہ پڑھیں۔ تو یہ سابقون کے اعزاز کے لحاظ سے مناسب و موجب ثواب الٰہی ہوگا۔ خاکسار پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح

جلسہ پر آنیوالے دوستوں سے ایک ضروری التماس

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۱۹۳۰ء

اس سال سالانہ جلسہ انشاء اللہ ۲۶۔۲۷۔۲۸۔دسمبر ۱۹۳۰ء قادیان میں ہوگا۔ ۲۶۔دسمبر جمعہ کا دن ہے۔ احباب کو ۲۵۔دسمبر یہاں پہونچ جانا چاہیئے۔ تاکہ جلسہ کی افتتاحی تقریر جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے سُن سکیں۔ علاوہ ازیں خطبہ جمعہ بھی انشاء اللہ حضور ہی پڑھینگے نماز جمعہ میں شریک ہونا۔ اور خطبہ جمعہ سُننا بھی نہایت ضروری ہے۔ پس احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ ۲۵۔دسمبر ضرور یہاں پہونچ جائیں :-

احباب کرام کو پہلے بھی کئی بار توجہ دلائی گئی ہے۔ اور اب پھر بطور یاددہانی عرض ہے۔ کہ مرکزی لائبریری صدر انجمن احمدیہ کے لئے ہر قسم کی کتب رسائل اور ٹریکٹوں کا ذخیرہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ خصوصاً ایسی کتب جو اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمنوں نے لکھی ہوں۔ اور ایسی کتب کی بھی ضرورت ہے جو خواہ کسی مذہب کے مخالف یا موافق نے کسی زبان میں لکھی ہوں۔ مقامی سکرٹری صاحبان یہ اعلان دوستوں کو سُنائیں۔ اور دوست جس قسم کی کوئی کتاب مرکزی لائبریری میں عطا کرنا چاہیں۔ ایسی کل کتب فراہم کرکے جلسہ پر آنے والے احباب کے ہاتھ بھیجکر دفتر تالیف وتصنیف میں پہونچا دیں۔ ایسی عطاء شدہ کتب کی فہرست معہ نام عطا کنندہ لائبریری میں محفوظ رکھی جائیں گی۔ جو آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بطور یادگار اور معطی کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا :-

ناظر تالیف تصنیف قادیان

صنعتی نمائش کیلئے خواتین جلد اشیاء بھیجیں

خواتین کی صنعتی نمائش کے لئے جس قدر جلد ممکن ہو بہنیں نمائشی اشیاء بھیجدیں کیونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ جو بہنیں صنعتی اشیاء بھیجیں وہ تفصیل کے ساتھ اشیاء کی لاگت اور نفع الگ الگ لکھدیں۔ اور یہ بھی کہ اصل لاگت واپس ہو گی۔ یا کل کی کل قیمت تبلیغ اسلام کے فنڈ میں دیدی جائے گی اگر نفع نہ لگایا ہو۔ تو اس کی تشریح بھی کردیں۔ تاکہ مناسب منافع کا اضافہ کرکے قیمت رکھی جائے۔ بہرحال بہنیں جلد توجہ فرمائیں۔ خاکسار ام طاہر (حرم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی) قائم مقام سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

نظارت دعوت وتبلیغ کا اعلان

تبلیغی سکرٹری صاحبان

جماعت ہائے احمدیہ کے تبلیغی سکرٹری صاحبان جو جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں۔ وہ دفتر دعوت وتبلیغ میں کسی نہ کسی وقت ضرور تشریف لاکر کارکنان دفتر کو ممنون فرمائیں۔ کیونکہ بعض امور میں اُن سے مشورہ لینا ہے۔ اور بعض کے متعلق ہدایات دینی ہیں۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں دفتر انشاء اللہ العزیز صبح ساڑھے چھ بجے سے ساڑھے نو بجے تک اور پھر جلسہ ختم ہونے کے وقت سے گیارہ بجے رات تک کھلا رہا کرے گا۔ احباب ان اوقات میں دفتر میں تشریف لاسکتے ہیں :-

اعتذار

جلسہ سالانہ کے کاروبار میں مصروفیت کی وجہ سے ۱۸۔دسمبر سے بجز ضروری خطوط کے اور کسی خط کا جواب نہیں دیا جاسکے گا۔ احباب معذور خیال فرمائیں :-

پوسٹر

جلسہ سالانہ کا پوسٹر لاہور میں چھپ رہا ہے۔ وہاں سے ہی احباب کی خدمت میں پہونچ جائے گا۔ لیکن اس کے متعلق نہایت ضروری امر یہ ہے۔ کہ پوسٹر ایسے مقامات اور ایسے قصبوں میں لگانے کا انتظام کیا جائے۔ جہاں کوئی جماعت نہیں ہے یا اِکا دُکا احمدی ہے۔ کیونکہ پوسٹر کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ عوام کو ہمارے سالانہ جلسہ کے متعلق اطلاع ہو جائے۔ جہاں جماعتیں ہیں۔ وہاں یہ پوسٹر زیادہ مقدار میں چسپاں کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہاں تو جماعتیں خود اشاعت کر رہی ہیں۔ غرض پوسٹر ایسے ہی مقامات میں چسپاں کرائے جائیں۔ جہاں لوگوں کو اس جلسہ کے متعلق علم نہیں۔ یہ نہایت ضروری بات ہے احباب توجہ رکھیں :-

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

برادر محترم قاضی محمد علی صاحب نوشہروی

جناب قاضی صاحب موصوف کے متعلق ہمیں ایک نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سشن جج نے جب اُن کے متعلق پھانسی کا حکم سُنایا۔ تو ان کا وزن اس وقت ۱۲۲۔ پونڈ تھا لیکن اس کے قریباً ایک ماہ بعد جب ان کا وزن کیا گیا۔ تو ۱۳۲۔ پونڈ ہؤا۔ گویا پھانسی کے حکم کے ایک ماہ بعد پانچ سیر وزن میں اضافہ ہؤا۔ ہائیکورٹ میں ان کا اپیل دائر ہو چکا ہے۔ احباب اپنے اس مخلص بھائی کی رہائی کے لئے خاص طور پر دعاؤں میں مصروف رہیں :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

جماعت احمدیہ کا رُوحانی جلسہ

تمام مخلصین کو چاہئیے۔ بغیر عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر تشریف لائیں

ہر سال دسمبر کے آخری ایام میں ہندوستان کے مختلف مقامات پر سیاسی۔ قومی۔ تعلیمی اور مذہبی جلسے ہوتے ہیں۔ جن میں ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک کے لوگ بہت کچھ خرچ کر کے اور کئی قسم کی تکالیف اٹھا کر شریک ہوتے ہیں۔ اپنے ملک۔ اپنی قوم اور اپنے فرقہ کی ترقی کی تجاویز سوچتے ہیں۔ اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے کے سامان فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جو باتیں اپنے خیال میں مفید سمجھتے ہیں۔ ان کے نفاذ پر زور دیتے ہیں۔ لیکن ان جلسوں کی رودادیں پڑھنے۔ ان کی تجاویز دیکھنے اور ان کے ریزولیوشنز ملاحظہ کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک اجتماع بھی اپنے سامنے وہ اغراض اور مقاصد نہیں رکھتا۔ جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ اور اس زمانہ کے نجات دہندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے دسمبر کے انہی ایام میں جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان میں جمع ہونے والے لوگوں کے لئے رکھے ہیں۔ اور جنہیں حاصل کرنے کے لئے بفضل خدا ہر سال ہندوستان کے مختلف علاقوں کے اصحاب کا بہت بڑا اجتماع قادیان میں ہوتا ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ۱۸۹۱ء میں اس مبارک اجتماع کی بنیاد اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھتے ہوئے جو اعلان شائع کیا۔ اس میں حسب ذیل امُور کا ذکر فرمایا:۔

(۱) تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سُننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے آنا چاہیئے:۔

(۲) اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کو سُنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کے ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں:۔

(۳) جلسہ پر آنے والے دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور توجہ ہوگی۔ اور حتے الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جاوے گی۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنی طرف کھینچے۔ اور اپنے لئے قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی ان میں بخشے:۔

(۴) ایک فائدہ یہ ہوگا۔ کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہونگے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کا مونہہ دیکھیں گے۔ اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا:۔

(۵) جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائیگی:۔

(۶) تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ رب العزت جل شانہٗ کوشش کی جائے گی:۔

ان امُور کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بالآخر فرمایا:۔

"اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے۔ جو انشاء اللہ العزیز وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے"

ان مقاصد و اغراض پر نظر کرنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مادیات کی رَو میں بہنے والی دُنیا کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنے جلسہ کی غرض محض رُوحانیت رکھی۔ اور اس جلسہ میں شریک ہونے والوں کے لئے اسے روحانیت کی ترقی کا ذریعہ بتایا۔ اب اگر اس جلسہ کی نقل میں کسی اور جگہ جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ تو وہ نقل ہی کہلائے گا۔ اصل وہی ہے۔ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلسلہ کے مرکز میں رکھی۔ اور جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال جماعت کے لئے زیادہ سے زیادہ روحانی فوائد اور منافع کا باعث بن رہا ہے۔ اور ہمیشہ بنتا رہیگا کیونکہ اب اس کے مقاصد اور اغراض کو سر انجام دینے کا کام اس "قدرت ثانی" کے سپرد ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو نہایت وضاحت کے ساتھ بتا گئے ہیں۔ کہ

"میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجدے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"

اسی "قدرت ثانی" کے متعلق آپ کا یہ ارشاد ہے۔ کہ وہ مقاصد جو آپ کی زندگی میں کسی قدر ناتمام رہ گئے۔ وہ اس وقت اپنے کمال کو پہنچیں گے۔ پس ضروری ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے اس سالانہ جلسہ کے مقاصد جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کیا۔ قدرت ثانی یعنی خلافت کے بابرکت زمانہ میں زیادہ وضاحت کے ساتھ پورے ہوں۔ اور تمام وہ اصحاب جو اخلاص اور عقیدت کے ساتھ ہر سال سالانہ جلسہ میں شریک ہوتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ وہ اپنی روحانیت میں خاص ترقی محسوس کرتے ہیں۔ وہ جلسہ سالانہ کے ایام کی خاص دعاؤں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی پاتے ہیں۔ وہ اپنے نئے اور پُرانے بھائیوں کے مونہہ دیکھکر خوشی اور مسرت کے جذبات سے بھر جاتے ہیں۔ وہ اپنی خشکی اور اجنبیت کو دُور کرتے ہیں۔ غرض وہ ان تمام فوائد سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ جن کا نام بنام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا۔ اور ان کے علاوہ اور بھی کثرت سے روحانی فوائد اور منافع انہیں حاصل ہوتے ہیں:۔

ایسے تمام اصحاب کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن سے وابستہ ہیں۔ اور جنہیں آپ کے ذریعہ روحانی زندگی حاصل ہوئی۔ مبارک ہو۔ کہ خدا تعالیٰ کے یہ مقدس اور بابرکت ایام پھر قریب آ رہے ہیں۔ اور اُن کی روحانی ترقی کے سامان اور روحانی منافع بڑی کثرت کے ساتھ اپنے ساتھ لا رہے ہیں۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد پر عمل کر کے ان برکات اور فوائد کا حاصل کرنا ان کا فرض ہے۔ کہ

"تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے۔ بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں"

ان الفاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک احمدی کے لئے جلسہ سالانہ پر آنا ضروری ہے، سوائے اس کے جس کے راستہ میں موانع قویہ حائل ہوں۔ اب ہر ایک احمدی کو اس بات کا خود فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس منشا کو پورا کرنے اور آپ کے فرمودہ سالانہ جلسہ کے منافع اور فوائد حاصل کرنے کے مقابلہ میں جو موانع اسے پیش ہوں۔ ان کی کیا حقیقت ہے۔ گویا اگر وہ موانع ایسے نہ ہوں۔ جن کی وجہ سے وہ قطعی طور پر جلسہ میں شامل ہونے سے معذور ہو۔ تو ہرگز ان کی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ اور ضرور جلسہ میں شریک ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جلسہ سالانہ کی شمولیت ہر ایک مخلص کے لئے اتنی بڑی نعمت ہے۔ جس کی

قدر و قیمت کا اندازہ نہیں ہوسکتا۔ اور جو نہ صرف اس دُنیا کی زندگی کو پاکیزہ اور خوشگوار بنانے والی ہے۔ بلکہ آخرت کی کامیابی کا بھی اس پر بہت بڑا انحصار ہے *

پس ہر ایک احمدی کو پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ آنے والے روحانی جلسہ میں شریک ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اپنے دوستوں کو ساتھ لائے۔ تاکہ وُہ بھی خدا تعالےٰ کے اس روحانی چشمہ سے سیراب ہوسکیں جو اس زمانہ میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قادیان میں جاری کیا *

مسٹر چرچل کی شرارت آمیز تقریر

برطانیہ کے بڑے بڑے مدبر گول میز کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے بڑی عقلمندی اور دُور اندیشی سے کام لے رہے اور ہندوستانی نمائندوں کے ساتھ نہایت حوصلہ اور ٹھنڈے دل سے تبادلۂ خیالات کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ بعض جوشیلے انگریز اس موقعہ پر بھی اپنی رعونت کا اظہار کرنے سے باز نہیں آتے چنانچہ حال ہیں مسٹر ونسٹن چرچل نے ایک جلسہ میں نہائت غیر ذمہ وارانہ تقریر کی۔ جس میں ایک طرف تو یہ کہا۔ کہ" برطانوی قوم کا ہرگز یہ ارادہ نہیں۔ کہ ہندوستان اور اس کی ترقی پر اسے جو اقتدار حاصل ہے۔ اسے ترک کردے! اور دُوسری طرف یہ بیان کیا۔ کہ" گول میز کانفرنس کو دستور اساسی مرتب کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ اور اگر اُس نے کوئی تصفیہ بھی کرلیا۔ تو اخلاقی یا قانونی طور پر پارلیمنٹ اس کی پابند نہیں ہوگی"

اگر مسٹر چرچل کے ان خیالات کو درست تسلیم کرلیا جائے تو صاف ظاہر ہے۔ کہ گول میز کانفرنس ایک بالکل فضول اور بے کار چیز ہے۔ اور اس کا انعقاد محض تماشا ہے *

خوشی کی بات ہے۔ کہ مسٹر ابن رامزے میکڈانلڈ وزیر اعظم نے مسٹر چرچل کی تقریر کی مذمت کرتے ہُوئے کہا" یہ شروع سے لے کر آخر تک شرارت آمیز ہے۔ اس میں کسی قسم کی تجویز کے متعلق کسی تعمیری خیال کا اظہار نہیں کیا گیا۔ امپیریل گورنمنٹ اور عوام کے درمیان پرانے اور بوسیدہ تعلقات کے سوائے کچھ بتایا نہیں گیا"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ برطانیہ کی موجودہ گورنمنٹ نے مسٹر چرچل کی پُر زور تردید کی ضرورت سمجھی۔ ادھر انگلستان کے بہت بڑے باوقار اخبار ٹائمز نے مسٹر چرچل کو سرزنش کرکے ظاہر کردیا۔ کہ رائے عامہ بھی اس کے خیالات کی مخالف ہے *

متشددانہ حرکات اور مسلمانوں کے حقوق

معزز معاصر انقلاب (۱۴۔ دسمبر) کے بیان کے مطابق بعض مسلمانوں میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ مسلمان چونکہ علی العموم آج کل کی انقلابی تحریکات سے الگ ہیں۔ اس لئے ملک میں سرکاری افسروں کے قتل کے جو پے در پے واقعات ہو رہے ہیں۔ ان کے ذمہ وار ہندو ہیں۔ جن کا منشاء یہ ہے۔ کہ اس طرح دہشت اور بد امنی پھیلا کر حکومت کو ہندو راج قائم کرنے پر مجبور کریں۔ اور چونکہ ہندو پہلے اسی قسم کے جرائم کے ذریعہ حصول مقصد میں کامیاب ہوچکے ہیں۔ مثلاً تقسیم بنگال کے اعلان پر جو مسلمانوں کے لئے یقیناً بے حد مفید تھا۔ ہندوؤں نے اسی طرح قتل و خون کا سلسلہ شروع کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ حکومت نے مسلمانوں کی پرواہ نہ کرتے ہُوئے تقسیم بنگال کے اعلان کو بدل دیا۔ اس وجہ سے مسلمانوں کو اندیشہ ہے۔ کہ اس دفعہ بھی انگریز ہندوؤں کی متشددانہ حرکات سے مرعوب ہوکر ان کے مطالبات منظور کرلیں گے۔ اور مسلمانوں کو ہندوؤں کے رحم پر چھوڑ دیں گے

اگرچہ اس قسم کے اندیشہ کو ہندوستان کے موجودہ نیک دل وائسرائے اپنے اس وقت تک کے طرز عمل اور استقلال سے بڑی حد تک بے بنیاد ثابت کرچکے۔ اور مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی نگہداشت کرنے کے متعلق ایک سے زیادہ مواقع پر پورا پورا اطمینان دلا چکے ہیں تاہم ضرورت ہے۔ کہ گورنمنٹ اس بارے میں اپنی مستقل پالیسی کا اعلان کردے۔ اور تشدد آمیز کارروائیوں کو روکنے کے لئے پوری قوت اور طاقت سے کام لے۔ کیونکہ اس قسم کی خلاف قانون کارروائیوں سے اثر پذیر ہونے کا خیال عوام میں پیدا ہونا۔ نہ صرف اہل ہند کے لئے۔ بلکہ گورنمنٹ کے لئے بھی سخت خطرناک ہے *

شاردا ایکٹ کے خلاف مظاہرہ کرانیوالوں سے گزارش

اگرچہ شاردا ایکٹ پاس ہُوئے ایک کافی عرصہ گذر چکا ہے۔ اور کئی مقامات پر مسلمانوں نے اس کی خلاف ورزی بھی کی ہے۔ لیکن اس وقت تک کسی مسلمان کو بھی اس وجہ سے کسی قسم کی سزا نہیں دی گئی حتےٰ کہ پنجاب کے ایک ضلع میں ایک شخص کو چند یوم قید محض کی سزا ہُوئی۔ تو گورنر پنجاب نے خود مداخلت کرکے بذریعہ تار اس کی رہائی کا حکم دے دیا۔ ان حالات میں جبکہ یہ ظاہر ہے۔ کہ شاردا ایکٹ کا مسلمانوں کے لحاظ سے ہونا اور نہ ہونا مساوی ہے اور وُہ مسلمانوں پر کچھ بھی اثر انداز نہیں ہے۔ کچھ مسلمانوں کا بار بار مسلمانوں میں یہ تحریک کرنا کہ" ہندوستان کے طول و عرض میں شاردا ایکٹ کے خلاف مظاہرے کئے جائیں" بلاوجہ اور بلا ضرورت مسلمانوں کے جوش ان کے اوقات اور اموال کو ضایع کرنا ہے اور ایسے وقت میں ضایع کرنا ہے۔ جبکہ مسلمانوں کو نہایت اہم اور ضروری امور کے لئے اپنی تمام طاقتوں کو ایک مرکز پر جمع کرنے اور عمدگی کے ساتھ صرف کرنے کی ضرورت ہے۔ ہندوؤں کا بھی ایک بہت بڑا طبقہ شاردا ایکٹ کے خلاف تھا۔ اور وُہ اُسے اپنے مذہب میں دست اندازی سمجھتا تھا۔ اس کے راہ نماؤں نے بہت کچھ جوش و خروش کا اظہار بھی کیا۔ اس ایکٹ کی خلاف ورزی بھی وسیع پیمانہ پر کی۔ اور اسے جاری رکھنے پر بہت زور دیا۔ مگر اب ان میں اس کے متعلق کوئی حرکت نظر نہیں آتی۔ وُہ اپنی ساری قوت اور طاقت سیاسی اور ملکی برتری حاصل کرنے میں صرف کر رہے ہیں۔ اور خوب سمجھتے ہیں۔ کہ جب انہیں یہ بات حاصل ہوگئی۔ تو شاردا ایکٹ کیا۔ پھر وُہ جو چاہیں گے۔ کرتے رہیں گے۔ لیکن افسوس کہ مسلمان اس طرف سے غافل ہیں اور نہ صرف غافل ہیں۔ بلکہ ایسی باتوں میں اُلجھ رہے ہیں جن سے کوئی فائدہ نہیں *

ہم ان اصحاب سے جو یہ تحریک کر رہے ہیں۔ کہ ۱۶۔ جنوری کو ہندوستان کے طول و عرض میں مسلمان شاردا ایکٹ کے خلاف مظاہرہ کریں۔ مخلصانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وقت کی نزاکت اور شاردا ایکٹ کے بے اثر ہونے کو پیش نظر رکھتے ہُوئے مسلمانوں کو اس قسم کے مظاہروں میں نہ الجھائیں۔ بلکہ ان سے ان سیاسی۔ ملکی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کا کام لیں۔ جو ہندوؤں کی وجہ سے سخت خطرہ میں پڑے ہُوئے ہیں *

مسٹر چرچل کی تقریر میں ایک کام کی بات

باوجود اس کے کہ مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں اہل ہند کے خلاف بہت کچھ کہا۔ لیکن ایک بات کام کی بھی کہی۔ اور وُہ یہ کہ "ہمارا فرض ہے۔ کہ صوبجات میں حقیقی اور زیادہ نمائندہ نوعیت کی خود اختیاری حکومتیں قائم کریں۔ جو ترقی پاکر تمام ہندوستان کی حکومت کے لئے ایک مضبوط بنیاد کا کام دیں گی"

ہندوستان میں اگر کوئی طریق حکومت کامیاب ہوسکتا۔ اور اہل ہند کی ترقی کا موجب بن سکتا ہے تو وُہ یہی ہے۔ کہ صوبجات کو حقیقی اور زیادہ نمائندہ نوعیت کی خود اختیاری حکومت دیجائے۔ اور مرکزی حکومت کو سوائے سارے ہندوستان پر اثر انداز ہونے والے مسائل کے صوبوں کی آزادی میں قطعاً دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ اسطرح ہر ایک صُوبہ اپنے طور پر ترقی کرنے میں زیادہ سرعت سے قدم بڑھا سکیگا۔ لیکن افسوس ہے کہ ہندو اسکی مخالفت کر رہے ہیں جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وُہ صوبجات کو کلیتہً مرکزی حکومت کے ماتحت رکھنا چاہتے ہیں۔ اور چونکہ مرکز میں ہندوؤں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ اس لئے ہندوستان کے ہر صوبہ پر عملی لحاظ سے ہندوؤں کا ہی تسلط ہوگا۔ ظاہر ہے۔ کہ مسلمان کسی صورت میں بھی اسے برداشت نہیں کرسکتے *

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خُدا تعالیٰ کے انتخاب میں غلطی نہیں ہو سکتی

جماعت احمدیہ ضرور کامیاب ہوگی

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۳۰ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دُنیا میں

بہت سی ناکامیاں

صرف اس وجہ سے ہوتی ہیں۔ کہ لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ جس کام کو وُہ اختیار کر رہے ہیں۔ اس کے کرنے کی قابلیت بھی ان میں پائی جاتی ہے۔ یا نہیں۔

ہزارہا ڈاکٹر

دُنیا میں ایسے موجود ہونگے۔ جو اپنے پیشہ میں نہایت ہی ناکام ہونگے۔ اگر وُہ کلرک ہوتے۔ تو بہت ترقی کر جاتے۔ یا اگر ان میں سے بعض وکیل ہوتے۔ یا انجینئر ہوتے۔ تو بہت زیادہ ترقی کر جاتے یا دوکاندار ہوتے۔ یا زمینداری کرتے۔ تو بہت عروج حاصل کر لیتے لیکن محض اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنی

قابلیت کا صحیح اندازہ

نہ لگایا۔ وُہ ایسے پیشہ میں جو دولت کمانے اور عزت حاصل کرنیکا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ناکام رہ جاتے ہیں۔ اسی طرح کئی ایسے

انجینیر

ہونگے۔ جو اپنے پیشہ میں نہایت ناکام ہوتے ہیں۔ اور جہاں جاتے ہیں، نکال دیئے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہوتی۔ کہ ان کے اندر کسی قسم کی قابلیت نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ ہوتی ہے۔ کہ انجینرنگ کی قابلیت ان کے اندر نہیں ہوتی۔ ان میں سے کئی اگر ڈاکٹر یا وکیل یا کلرک ہوتے۔ تو بہت ترقی کر سکتے تھے۔ یہی حال

وکلاء

کا ہے۔ کئی ایسے وکیل مل سکتے ہیں۔ جو بحیثیت وکیل نہایت ناکارہ سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن اگر وہ جوڈیشل یا اگزیکٹو لائن میں چلے جاتے۔ یا اگر وُہ ڈاکٹر ہوتے۔ تو کامیاب ہو جاتے۔

تو گو اللہ تعالےٰ نے انسان کے اندر مختلف قابلیتیں رکھی ہیں۔ اور اگر انسان اپنی طبیعت پر زور دے۔ تو

ہر فن میں کمال

حاصل کر سکتا ہے۔ مگر ہر انسان اپنی طبیعت پر اتنا زور نہیں دے سکتا۔ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو اس وجہ سے ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ کہ انہیں اس رَو میں بہتے چلے جانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ جو ان کی طبیعت کے لئے موزون ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ اس خاص طبعی موانست کے سواجب کوئی اور پیشہ اختیار کرتے ہیں۔ تو باوجود اپنے اندر بڑھنے کی قابلیت رکھنے کے ناکام ہوتے ہیں۔ پھر بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو اسی پیشہ کو اختیار کرتے ہیں۔ جس کے کرنے کی قابلیت ان میں ہوتی ہے۔ مگر باوجود اس کے وُہ ناکام رہ جاتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ انہیں معلوم نہیں ہوتا۔ کہ

ان کے اندر قابلیت

موجود ہے۔ اگر انہیں اس بات کا علم ہو جائے۔ تو وُہ فوراً ترقی کی طرف قدم اٹھانے لگ جائیں۔ پھر بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو

ابتدائی مشکلات

یا عارضی ناکامیوں کی وجہ سے سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ان کے اندر قابلیت موجود نہیں۔ حالانکہ مشکلات کا پیدا ہونا۔ اور ناکامیوں کا پیش آنا کوئی بڑی بات نہیں، ناکامیاں انسان کو آتی ہی ہیں۔ اور مشکلات بھی پیدا ہوتی ہی ہیں۔ مگر باوجود اس کے بعض لوگ

چوٹی کے مقام

پر پہونچ جاتے ہیں۔

دو مشہور تاریخی واقعات

یعنی بابر اور تیمور کے ہمارے سامنے ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ انہیں ابتداء میں سخت ناکامیوں کا سامنا ہوا۔ بابر کو

بارہ دفعہ خطرناک شکست

ہوئی حتےٰ کہ وُہ محصور ہو گیا۔ اور آخر اُسے اپنا مرکز بھی چھوڑنا پڑا۔ وُہ ایک دن قضائے حاجت کے لئے بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے دیکھا۔ ایک چیونٹی بوجھ اُٹھائے ہوئے دیوار پر چڑھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وُہ چڑھتی تھی۔ اور گرتی تھی۔ پھر چڑھتی اور پھر گرتی تھی۔ پھر چڑھتی تھی اور پھر گرتی تھی۔ غرضیکہ کئی بار اس کے سامنے وُہ چڑھی اور کئی بار گری۔ بابر کی طبیعت پر اس کا خاص اثر ہوا۔ وُہ متواتر اُسے دیکھتا رہا۔ آخر ایک دفعہ وُہ اتنا اونچا چڑھ کر گری۔ کہ ادھ مُوئی سی ہوگئی۔ بابر نے خیال کیا۔ شاید مر گئی ہے۔ اور وُہ بھی کچھ دیر بے حس وحرکت پڑی رہی۔ اس کے بعد اُسے ہوش آیا۔ اور اُس نے پھر چڑھنا شروع کر دیا۔ اس نظارہ کو دیکھکر بابر بے تحاشا یہ کہتا ہُوا اُٹھا۔ کہ اگر یہ چیونٹی ہو کر بار بار گرنے کے باوجود پیچھے نہیں ہٹتی۔ تو میں انسان ہو کر مایوس کیوں ہوں۔ چنانچہ اس نے پھر اپنے دوستوں کو جمع کیا۔ اور دشمنوں کو شکست دی۔ اور اس کی فتوحات کا سلسلہ اس قدر وسیع ہوا۔ کہ وُہ ایران وکابل وغیرہ کو فتح کرتا ہُوا ہندوستان آپہونچا۔ تو وُہ وُہی شخص تھا۔ جسے پہلے اپنا گھر چھوڑنا پڑا تھا۔ مگر اس نے

ایک چیونٹی سے سبق

حاصل کیا۔ اور محسوس کر لیا۔ کہ یہ عارضی ناکامیاں ہیں۔ اور بالآخر کامیاب ہو گیا۔ اگر بابر اور تیمور ابتدائی ناکامیوں سے ہی پیچھے ہٹ جاتے۔ تو دنیا

دو بہترین بادشاہوں سے محروم

رہ جاتی۔ اور انسانی ہمت کے دو بہترین نتائج نہ دیکھ سکتی۔ مگر انہوں نے محسوس کر لیا۔ کہ ہم میں قابلیت ہے۔ اور یہ ناکامیاں عارضی ہیں۔ اس بات کو سمجھکر انھوں نے کوشش جاری رکھی۔ اور اس طرح کامیاب ہو گئے۔

تو کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان ایسی راہ اختیار کر لیتا ہے۔ جس پر چلنے کی قابلیت اس میں نہیں ہوتی۔ اور کبھی عارضی ناکامیوں

سے ڈر کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اور

اعلیٰ ترقی سے محروم

رہ جاتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کسی کام کے کرنے کی قابلیت کا پتہ کسطرح لگ سکے۔ کہ فلاں انسان میں فلاں کام کرنے کی قابلیت ہے۔ دنیا نے اس کے لئے بڑے بڑے ذرائع اختیار کئے ہیں۔ ولایت میں خفیہ پولیس میں کسی کو بھرتی کرنے کے لئے یہ طریق ہے۔ کہ جب کوئی شخص عام پولیس میں بھرتی ہوتا ہے۔ تو بعض تجربہ کار افسر اس کی خاص طور پر نگرانی کرتے ہیں۔ اسکی حرکات۔ چلنا۔ پھرنا۔ ہوشیاری وغیرہ کو دیکھتے ہیں۔ اور نوٹ کرکے افسران بالا کے پاس رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ فلاں فلاں آدمی خفیہ پولیس کے قابل ہیں وہاں سے انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر چاہو تو تم خفیہ پولیس میں بھرتی ہو سکتے ہو۔ اسی طرح فوجوں کا حال ہے۔ گورنمنٹ نے اس کے لئے بھی تمام حد رکھے ہوئے ہیں۔ قد ناپا جاتا ہے۔ چھاتی دیکھی جاتی ہے۔ اور اسطرح معلوم کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے اندر

فوجی ملازمت کی قابلیت ہے

یا نہیں۔ اسی طرح حکام کے لئے بھی کئی قیدیں رکھی ہوئی ہیں۔ عمر اتنی ہو۔ تعلیم اس قدر ہو۔ صحت ایسی ہو۔ مگر جنہیں اسطرح چن کر لیتے ہیں۔ ان میں سے بھی بعض ناکام رہ جاتے ہیں

آخر ہر ملک کی فوج چن کر ہی تو بھرتی کی جاتی ہے۔ مگر پھر بھی کئی ممالک کی افواج ناقابل ثابت ہوتی ہیں۔ اسی طرح وزارتوں وغیرہ کا حال ہے۔ بہتر سے بہتر آدمی منتخب کئے جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی بعض اوقات وہ ناقابل ثابت ہوتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ

صحیح قابلیت کا معیار

جو ہے۔ وہ بہت مخفی ہے۔ اور دنیا کو اب تک کوئی ایسا ذریعہ نہیں ملا جس سے پورے طور پر قابلیت معلوم ہو سکے۔ ہوائی جہازوں کے لئے لوگوں کو بھرتی کیا جاتا ہے۔ اور ان کے اندر ہی ایسے آلات موجود ہوتے ہیں۔ جنہیں ہاتھ میں پکڑنے سے معلوم ہو سکے۔ کہ کسی آدمی کا دل کس حد تک خوف کی برداشت کر سکتا ہے۔ پھر یہ بھی کہ وہ کتنی جلدی بات سمجھ سکتا ہے۔ ایسے بھی آلات موجود ہوتے ہیں جن سے سیکنڈ کے ہزارویں حصہ کا بھی علم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ

ہوائی جہازوں کے متعلق

تو بہت ہی جلد فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ فرض کرو راستہ میں پہاڑ آجائے یا کوئی طوفان وغیرہ آئے۔ اس وقت جہاز کو فوراً نیچا اونچا یا ادھر ادھر کرنا پڑتا ہے۔ اگر آدمی ایسا زیرک نہ ہو۔ کہ سیکنڈ کے بھی بہت تھوڑے عرصہ میں فیصلہ کر سکے۔ تو وہ راستہ تبدیل نہیں کر سکے گا۔ اور اس طرح جہاز تباہ ہو جائیگا۔ تو ہوائی جہازوں کے لئے بھرتی کرتے وقت دیکھا جاتا ہے۔ کہ آدمی کتنی جلدی کسی صحیح فیصلہ پر پہنچنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ اور ایسے آلات ایجاد کئے گئے ہیں۔ جن سے سیکنڈ کے ہزارویں حصہ کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اور ایسے کاموں میں سیکنڈ کے دسویں حصے کی دیر بھی مہلک ثابت ہو جاتی ہے۔ مگر

اس قدر احتیاط کے باوجود

بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ اور کئی لوگ ناکام رہ جاتے ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ صحیح طور پر قابلیت کے معلوم کرنے کا کوئی معیار انسان کے پاس نہیں۔ ہاں

ایک اور ہستی

ہے۔ جو عالم الغیب ہے۔ اور جو سب باتوں کو جاننے والی ہے۔ اور وہ اگر بتا دے۔ تو کوئی شبہ نہیں رہ سکتا۔

قرآن کریم میں اس حقیقت کا خاص طور پر ذکر ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے متعلق آتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اسے بچا لیا۔ اور فرعون کو تباہ کر دیا۔ حالانکہ وہ

بہت بڑا بادشاہ

تھا۔ اس نے ظلم کر کے بنی اسرائیل کی طاقت کو کچل دیا تھا قرآن کریم میں آتا ہے۔ انہ کان عالیًا من المسرفین۔ عالیًا کے لفظ میں تو یہ بتایا گیا ہے۔ کہ وہ صاحب شان و شوکت تھا۔ اور مسرفین میں بنی اسرائیل کی تباہ حالی کا ذکر ہے۔ جو فرعون نے پیدا کی۔ گویا اس کی اپنی طاقت تو انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ اور بنی اسرائیل کی طاقت اس نے کچل دی تھی۔ ان کے اخلاق تباہ کر دئیے تھے۔ مگر باوجود اس کے خدا تعالیٰ نے اسے تباہ کر دیا۔ یہاں قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اتنے بڑے عظیم الشان بادشاہ کو کیوں تباہ کر دیا گیا۔ اور

بظاہر ناکارہ قوم

کی خاطر اس کام کرنیوالے کو کیوں برباد کر دیا گیا چاہئے۔ تو یہ تھا۔ کہ اسے قائم رکھا جاتا۔ اور اسی سے کام لیا جاتا۔ ظاہر میں تو بنی اسرائیل تمام قابلیت کھو چکے تھے۔ اور فرعونیوں کے اندر ہر قسم کی قابلیت نظر آرہی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ ولقد اخترنا هم علی علم علی العالمین ہم نے جب بنی اسرائیل کو چنا۔ تو یہ جانتے ہوئے چنا تھا۔ کہ ان میں ترقی کرنے اور

رُوحانی امور کے سمجھنے کی طاقت

موجود ہے۔ اور اس زمانہ کی سب قوموں سے زیادہ موجود ہے۔ اب غور کرو۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ کہاں جا کر پڑی۔ حکومت فوج میں بھرتی کرنے کے لئے طاقت وغیرہ دیکھتی ہے۔ اور قد آور لوگوں کو لیتی ہے۔ مگر دیکھا گیا ہے۔ کہ کئی بڑے بڑے قد آور اور بڑے چوڑے چکلے سینہ والے کئی دفعہ ذرا سے کھٹکے سے ڈر کر مر جاتے ہیں۔ خوف سے ان کے دل کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ اور کئی چھوٹے چھوٹے قد والے دنیا میں اندھیر مچا دیتے ہیں۔ گورنمنٹ کے افسروں کو اگر کہا جائے۔ کہ جاؤ۔ جا کر کوئی جرنیل تلاش کرو۔ تو وہ ضرور کسی بڑے جسم اور چوڑے سینہ والے کو لیں گے۔ اور پھر اس کا دماغی امتحان کریں گے۔ مگر ممکن ہے۔ وہ قابل نہ ہو۔ لیکن

اللہ تعالیٰ کی نگاہ

چونکہ ہر جگہ پڑتی ہے۔ اس لئے وہ دور افتادہ مقامات اور دنیا کی نظروں سے اوجھل لوگوں کو جو بادشاہ اور سرکاری افسروں کی نظر سے مخفی ہوتے ہیں۔ دیکھیگا اور ان سے بظاہر معمولی حیثیت رکھنے والے۔ مگر دراصل صحیح قابلیت والے کسی شخص کو چن لیگا۔ کئی جرنیل دنیا میں ایسے ملتے ہیں۔ جو ابتداء میں

نہایت ذلیل اور پست ہمت

سمجھے گئے۔ مگر بعد میں انہوں نے دنیا کو حیران کر دیا۔ نپولین اتنا کمزور تھا۔ کہ اس کے لئے خاص طور پر بندوق بنوائی جاتی تھی۔ کیونکہ وہ بوجھل بندوق نہ اٹھا سکتا تھا۔ اور اگر وہ سپاہیوں میں بھرتی ہونے کے لئے آتا۔ تو یقیناً رد کیا جاتا۔ مگر یہ اتفاق تھا۔ کہ وہ براہ راست افسروں میں بھرتی ہو گیا۔ اور ابتداء میں اس نے کوئی خاص ترقی بھی نہیں کی بلکہ بالکل معمولی حیثیت میں رہا۔ یہاں تک کہ

فرانس پر ایک نہایت نازک وقت

آیا۔ جو تمام مدبرین کے دماغی امتحان کا وقت تھا۔ اس میں وہ سب رہ گئے۔ اور صاف نظر آنے لگا۔ کہ دشمن بہت جلد پیرس کو فتح کرے گا۔ اور اسے بچانے کے لئے بڑے بڑے جرنیل تدبیر کرنے سے عاجز آگئے۔ اس وقت ایک ممبر پارلیمنٹ میں اٹھا اور اس نے کہا۔ پیرس تباہ ہو رہا ہے۔ اگر میری بات مانو۔ تو اس وقت صرف ایک شخص ہے۔ جو ہمیں بچا سکتا ہے۔ اور

وہ نپولین ہے

نپولین اس وقت نہایت معمولی عہدیدار تھا۔ اور اسے کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ اس ممبر نے کہا۔ نہایت نازک وقت ہے۔ اس کا بھی تجربہ کر لو۔ چنانچہ نپولین کو بلایا گیا۔ اور اس کے سپرد تمام انتظام کر دیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چند ہی دن گذرے تھے۔ کہ وہی سپاہی جو روز بروز زخم ہوتے جا رہے تھے۔ اور وہ افسر جو دن رات شراب کے نشہ میں چور رہتے تھے۔ ان میں

یکدم تغیر

شروع ہو گیا۔ اور دشمن کی فوج بری طرح شکست کھا کر بھاگی۔ اور نپولین بعد میں

فرانس کا بادشاہ

ہو گیا۔ حالانکہ جسمانی لحاظ سے وہ اتنا کمزور تھا۔ کہ کوئی نگاہ اسے منتخب نہ کر سکتی تھی۔ انسانی نگاہ میں اسکی کوئی حیثیت نہ تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ اگر بھرتی کرتا۔ تو ابتداء میں ہی نپولین کو ضرور چنتا۔ یا ممکن ہے۔ اس سے بھی بہتر آدمی اس کی نگاہ میں کوئی اور ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ کسی کام کے لئے جن

لوگوں کا انتخاب

کرتا ہے۔ ان کے اندر اس کام کے کرنے کی قابلیت ضرور ہوتی ہے پھر اگر کوئی کوتاہی ہو تو ان کے

ہمت ہار دینے کی وجہ سے

ہی ہو سکتی ہے۔ دنیا کی نجات کے لئے اگر دنیا کی اقوام کو چنتیں تو یہودیوں کو کبھی بھی خاطر میں نہ لاتیں۔ اگر آج تمہیں کہا جائے۔ کہ دنیا کی نجات کیلئے کسی قوم کو منتخب کرو۔ تو سانپوں بچھوؤں اور چوہڑوں کو کوئی بھی منتخب نہ کریگا۔ مگر ایک وقت اللہ تعالیٰ نے بچھوؤں کو ہی چنا۔ اور پھر انہوں نے ایسی ترقی کی۔ کہ زمانہ کا نقشہ بدل دیا۔ حکومت اور علم میں یہاں تک ان کو غلبہ حاصل ہوا۔ کہ دنیا میں خیال کیا جانے لگا۔

کہ نبوت اور حکومت ان کے لئے ہی ہے۔ آج بھی اگر کسی مسلمان سے پوچھو۔ کہ بڑے بڑے انبیاء کون ہوئے ہیں۔ تو وہ فوراً حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسےٰؑ کا نام لے گا۔ وہ چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے۔ اس لئے عربوں میں سے آپ کا نام لیگا۔ مگر شروع اسی طرح کریگا۔ کہ یہودی نسل کے انبیاء کے نام گنائیگا۔ کیونکہ انہوں نے بڑی ترقی کی تھی۔ مگر در اصل وہ کون تھے

وہ فرعونیوں کے پتھیرے ہی تھے۔

ظاہری قابلیت ان میں اس وقت کوئی نہ تھی۔ اور ان کی حالت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ آج ہندوستانیوں کے وفد موتی لال نہرو اور مسٹر گاندھی وغیرہ لیڈروں کے پاس جا رہے ہیں۔ کہ ملکی آزادی کے لئے کوشش کرو۔ مگر اُن کی آزادی کے لئے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوشش کر رہے تھے۔ تو ان کا

ایک ڈیپوٹیشن حضرت موسیٰؑ کے پاس

گیا تھا۔ جس نے کہا تھا۔ ہمیں کیوں مصیبتوں میں ڈالتے ہو۔ ہم آرام سے بیٹھے ہیں۔ اسی طرح رہنے دو۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ ہم نے دُنیا میں کیا کرنا ہے۔ جیسے اب ادنےٰ اقوام کے لوگ ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ خدا نے ہمیں اسی حالت میں پیدا کیا ہے۔ اسی طرح رہنے دو ہمیں نے

قادیان کے چوہڑوں کی ترقی

کے لئے کئی بار کوشش کی۔ مگر انہوں نے ہمیشہ مایوسی کا اظہار کیا اور ان میں کوئی حرکت نہ پیدا ہوئی۔ یہی حالت بنی اسرائیل کی تھی۔ مگر ان پر اللہ تعالےٰ کی نگاہ پڑی۔ اور اس نے فرمایا۔ ولقد اخترناھم علیٰ علم علی العٰلمین۔ صرف یہی نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان میں قابلیت دیکھی۔ بلکہ اسے معلوم تھا۔ کہ ساری دُنیا بلکہ کئی آئندہ زمانوں میں آنے والی اقوام سے بھی وہ بہتر ہیں۔ اور پھر اس قوم نے

صدیوں تک دُنیا پر حکومت

کی۔ تو دیکھو۔ خدا تعالےٰ کی دیکھی ہوئی قابلیت کیسی ثابت ہوئی۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

کون عرب کی قوم کو دُنیا کی اصلاح کے لئے انتخاب کرتا۔ جن کا دن رات کا مشغلہ شراب میں مست رہنا تھا۔ اور جو خیال بھی نہیں کرتے تھے۔ کہ دُنیا میں اور بھی کوئی کام ہے۔ لکھنا پڑھنا ان کے لئے عیب تھا۔ ڈاکے ڈالنا ان کے نزدیک محبوب فعل تھا۔ اور اغوا کو وہ بہت اچھا کام سمجھتے تھے۔ بلکہ فخریہ قصائد پڑھتے تھے۔ کہ ہم نے فلاں کی لڑکی کو اغوا کر لیا۔ اور لوگ ایسے شعر سُنکر سر دُھنتے تھے۔ اور شرفاء کی ایسی آرزوئیں ہوتی تھیں۔ کہ ہم بھی کسی کی لڑکی کو اغوا کر کے لائیں اب دُنیا میں کون ایسا عقلمند ہو سکتا ہے۔ جو اُن کو دُنیا کی راہنمائی کے لئے چُنتا۔ اور اگر

قابلیت کا امتحان

ہوتا۔ تو سب سے کم نمبر عرب کے لوگ حاصل کرتے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے انہیں چُنا۔ اور دیکھو انہوں نے دُنیا میں کیسا عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا۔ جن کے نزدیک پڑھنا لکھنا ہتک خیال کیا جاتا تھا۔ انہوں نے تمام

دُنیا میں علوم کی اشاعت

کی۔ اور دُنیا میں تقوےٰ کی بنیاد انہیں کے ذریعہ رکھی گئی۔ ان کی

ابتدائی حالت

کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ایرانیوں نے عربی علاقہ پر حملہ کیا۔ عرب بھی اس کے مقابلہ میں ایران پر حملہ آور ہوئے۔ اور جب ایران کے بادشاہ کو علم ہوا۔ کہ عرب فوجوں نے حملہ کیا ہے۔ تو وہ بہت حیران ہوا۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا۔ عربوں کی کیا جرأت ہے۔ کہ ہماری زیادتی کے انتقام کا خیال بھی دل میں لا سکیں۔ جیسے کوئی بڑا آدمی جب کسی چھوٹے پر تعدی کرتا ہے۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ کمزور کا کوئی حق نہیں۔ کہ میری چپیڑ کے بدلہ میں ہاتھ اُٹھائے۔ جب عرب ایران پر حملہ آور ہوئے۔ تو وہ حیران ہوا کہ ان کی بھی یہ جرأت ہے۔ اُس نے عربوں کو بُلایا۔ اور وہ بصورت وفد اس کے پاس گئے۔ اُس نے کہا۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ تم جانتے نہیں۔ میں کون ہوں اور تمہاری کیا حقیقت ہے۔ عربوں نے اپنا ایک امیر مقرر کیا ہوا تھا۔ جس نے جواب میں کہا۔ کہ تم ہمیں کیا کہتے ہو۔ ہم سے سنو۔ کہ ہم میں کیا کیا عیوب تھے۔ ہم میں ساری دُنیا کی برائیاں تھیں مگر

خدا تعالیٰ کا ایک رسُول

ہم میں پیدا ہوا جس نے وہ سب عیوب دھو ڈالے۔ اس پر ایران کے بادشاہ نے کہا۔ میں تم سب میں سے ہر ایک کو ایک ایک دینار دیتا ہوں۔ دینار اس زمانہ میں ۲/۸ یا ۳/- روپے کا ہوتا تھا۔ اور ہر ایک افسر کو دس اشرفیاں دیتا ہوں۔ تم سب واپس چلے جاؤ۔ گویا وہ انہیں اس درجہ ادنےٰ حالت میں سمجھتا تھا۔ کہ اس قدر کم رقم لیکر راضی ہو جائینگے۔ اور واپس چلے جائینگے۔ مگر مسلمانوں نے جواب دیا۔ چونکہ تمہاری طرف سے ابتدا ہوئی ہے اس لئے اب تلوار ہی فیصلہ کریگی۔ اس پر بادشاہ بہت غضبناک ہوا۔ اس نے

مٹی کا ایک بورا

منگایا۔ اور امیر وفد کے سر پر رکھوا دیا۔ انہوں نے اس کو نہایت احترام سے اُٹھایا۔ اور کہا۔ کہ ایران کے بادشاہ نے

اپنے ہاتھ سے اپنے ملک کی زمین

ہمارے سپرد کر دی ہے۔ مشرک لوگ تو شگونوں سے بہت گھبراتے ہیں۔ یہ بات سُنکر بادشاہ کو خیال آیا۔ اور اُس نے سپاہیوں کو کہا۔ بھاگو اور ان سے مٹی چھین لاؤ۔ مگر وہ گھوڑوں پر چڑھ کر دُور نکل گئے تھے۔ مگر دیکھو۔ انہی لوگوں نے جنہیں دُنیا ذلیل سمجھتی تھی۔ دُنیا میں کیا کیا

کارہائے نمایاں

کئے۔ اور کس قدر عروج حاصل کیا۔

یہ مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ پھر تعجب ہے۔ کہ جماعت کے لوگوں کو کیوں یہ خیال نہیں آتا۔ کہ چونکہ خدا تعالےٰ نے ہمیں چُنا ہے۔ اس لئے ہم ضرور کامیاب ہونگے۔ ہم میں سے کتنے ہیں۔ جو مایوس ہیں۔ کتنے ہیں۔ جن کو خیال ہے۔ کہ ہمارے اندر کچھ قابلیت نہیں۔ مگر اس سے زیادہ

بے ادبی اور گستاخی

کیا ہو سکتی ہے۔ کہ خدا کہتا ہے۔ تم دُنیا کو فتح کرو گے۔ لیکن تم کہتے ہو۔ نہیں ہم نہیں کر سکتے۔ غور تو کرو۔ کب خدا نے کسی قوم کو اس لئے چُنا۔ کہ وہ دُنیا کو فتح کرے گی۔ اور اُس نے

نئی زمین اور نیا آسمان

نہ پیدا کر دیا۔ کیا اب خدا تعالےٰ (نعوذ باللہ) بوڑھا ہو گیا ہے۔ کہ اس کی قوت انتخاب کمزور ہو گئی ہے۔ اس نے حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت کرشنؑ۔ حضرت رام چندرؑ۔ حضرت بدھؑ۔ حضرت موسےٰؑ۔ حضرت عیسےٰؑ۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قوموں کو چُنا۔ اور وہ کامیاب ہوئیں پھر کیا اب خدا کی عقل کمزور ہو گئی ہے۔ کہ اس نے ہم کو چُنا۔ اور ہم ناکام رہ جائینگے یہ

انتہا درجہ کی بے ایمانی

اور بے وقوفی ہے۔ اللہ تعالےٰ جسے چنتا ہے۔ اس کے متعلق فرماتا ہے۔ ولقد اخترناھم علیٰ علم علی العٰلمین۔ کہ ہم جس قوم کو چنتے ہیں۔ وہ ضرور کامیاب ہوتی ہے۔

خدا تعالےٰ کی کسی سے رشتہ داری نہیں۔ بعض اوقات رشتہ داروں کو لوگ چُن لیتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ کسی بادشاہ نے ایک حبشی کو ایک ٹوپی دی۔ اور کہا۔ سب سے زیادہ خوبصورت بچہ کے سر پر پہنا دو۔ اس نے اپنے بچہ کو جو نہایت بدصورت اور غلیظ تھا۔ پہنا دی۔ بادشاہ نے پُوچھا۔ یہ کیا؟ اس نے جواب دیا۔ کہ مجھے یہی خوبصورت نظر آتا ہے۔ تو اگر اللہ تعالےٰ ہمارا رشتہ دار ہوتا۔ تو ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ اس وجہ سے اُس نے ہمیں منتخب کر لیا ہے۔ مگر جب اُس کا

ساری دُنیا سے یکساں مُعاملہ

ہے۔ اور ہم بظاہر سب سے زیادہ ضعیف۔ کمزور اور غریب تھے۔ ہم میں نظام کی کمی تھی۔ سب سے کم قربانی کا مادہ تھا۔ کم عقل تھے۔ مگر باوجود ان سب باتوں کے خدا تعالےٰ نے ہمیں چُنا ہے۔ پھر کس طرح خیال کر سکتے ہو۔ کہ اس نے غلطی کی ہے۔ اور ہمارے اندر وہ قابلیت نہیں جس سے دُنیا فتح کی جا سکتی ہے۔ یقیناً

ہمارے اندر قابلیت

ہے۔ اور جو اس کا انکار کرتا ہے۔ وہ بے ایمان ہے۔ جھوٹا ہے۔ اور اُس کا دل تاریکیوں میں مبتلاء ہے۔ خدا تعالےٰ جب کسی کو چنتا ہے۔ تو اس کی

قابلیت کی شہادت

وُہ خود دیتا ہے۔ مگر جب کوئی قابلیت کا انکار کرتا ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ وُہ خود اپنی قابلیت کو ضایع کر رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا یہ کام نہیں۔ کہ وُہ کسی کو مجبور کرے۔ کہ اپنی قابلیتوں سے فائدہ اُٹھاؤ۔ وُہ اپنے انتخاب کے ذریعہ بتا دیتا ہے۔ کہ تم میں یہ قابلیت ہے۔ جاؤ۔ اور کام کرو۔ لیکن اس کے بعد بھی اگر کوئی کہتا ہے کہ نہیں مجھ میں یہ قابلیت نہیں۔ تو خدا تعالےٰ بھی کہتا ہے۔ جاؤ۔ اور جیسی تمہاری مرضی ہو۔ کرو۔ پس

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے

ہمیں چُنا ہے۔ اور جو یہ خیال کرتا ہے۔ کہ ہم میں وُہ کام کرنے کی قابلیت نہیں۔ جو خدا تعالےٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ وُہ یقیناً

اللہ تعالیٰ کے فضل کی خطرناک ناشکری

کرتا ہے۔ اور اگر اس سے توبہ نہ کرے۔ تو اس بات کا مستحق ہے۔ کہ اس کے فضلوں سے محروم کر دیا جائے۔ یہ

خدا تعالےٰ کی عطا کردہ خلعت

ہے۔ جو اس کی ناقدری کریگا۔ وُہ یقیناً مستوجب سزا ہوگا۔

شبلی ایک گورنر تھے۔ ان کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وُہ نہایت سخت گیر تھے۔ اور ان کے علاقہ کے لوگ ان سے بہت خوف کھاتے تھے۔ وُہ ایک دفعہ بادشاہ کے دربار میں پیش ہُوئے۔ جو ایک جرنیل کی عزت افزائی کے لئے جس نے بڑی بڑی فتوحات کی تھیں منعقد ہُوا تھا۔ بادشاہ نے اس جرنیل کو خلعت فاخرہ عطا کی۔ مگر اتفاق ایسا ہُوا۔ کہ وُہ دربار میں آتے ہُوئے کوئی رومال نہ ساتھ لا سکا۔ شاید اسے نزلہ وغیرہ کی شکایت ہوگی۔ اُسے چھینک جو آئی۔ تو ناک سے رطوبت بہ نکلی۔ اب وُہ اس حالت میں تو بیٹھ نہ سکتا تھا۔ اُس نے خلعت کے نیچے سے بھی کپڑا نکالنے کی کوشش کی۔ مگر وُہ نہ نکل سکا۔ اس پر اس نے خلعت کے ایک پہلو سے ناک صاف کر لیا۔ بادشاہ دیکھ رہا تھا۔ اس نے نہایت غضب اور جوش میں حکم دیا۔ کہ اسے دربار سے نکال دو۔ اور خلعت واپس لے لو۔ اس نے ہماری

خلعت کی بہت بے قدری

کی ہے۔ اس وقت سے گویا اس کی تمام فتوحات کالعدم ہو گئیں۔ اور وُہ اس بات پر

درباری اعزاز سے محروم

کر دیا گیا۔ بادشاہ جب اس جرنیل پر اس قدر ناراض ہُوا۔ تو شبلی نے ایک چیخ ماری۔ اور سامنے آ کر بادشاہ سے کہا۔ میرا استعفاء منظور فرمایئے۔ بادشاہ نے کہا۔ کیوں تمہیں تو میں نے کچھ نہیں کہا۔ انہوں نے جواب دیا۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ اس شخص نے کس قدر قربانیاں کی تھیں۔ جان۔ عزت بیوی بچے۔ غرضیکہ ہر چیز قربان کر کے اس نے آپ کی خدمات کیں۔ اور پھر ایک کپڑے کی بے حرمتی پر آپ نے اسے اس قدر سزا دی۔ مجھے بھی آپ کے ماتحت خدا تعالیٰ نے ایک خلعت دی ہُوئی ہے۔ اور میں اُسے ہر آن خراب کر رہا ہُوں۔ پھر میرا کیا حشر ہوگا۔ اس لئے میرا استعفاء منظور فرمایا جائے۔

اس کے بعد وُہ کئی بزرگوں کے پاس شاگردی کے لئے گئے مگر وُہ اس قدر ظالم مشہور تھے۔ کہ کسی نے انہیں پاس نہ آنے دیا۔ اور یہی کہا۔ تمہیں تصوف سے کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی۔ آخر ایک بزرگ غالباً جنید بغدادی نے کہا۔ اسی شہر میں جاؤ۔ جہاں تم حکومت کرتے رہے ہو۔ اور

ہر دروازہ پر کھڑے ہو کر معافی مانگو

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور واپس آئے۔ تو آپ نے کہا۔ اب تمہارا نفس کافی ذلیل ہو چکا ہے۔ چنانچہ اپنا شاگرد بنا لیا۔ تو

قابلیت کا خراب کر لینا

انسان کے اپنے اختیار میں ہوتا ہے۔ جسطرح خلعت کو انسان خراب کر سکتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے انتخاب میں نقص نہیں ہو سکتا۔ جب کسی شخص کو وُہ

نبی زمان کی شناخت

کی توفیق دیتا ہے۔ تو اس کے معنے ہی یہ ہیں۔ کہ اس کے اندر دُنیا میں انقلاب پیدا کرنے کی قابلیت موجود ہے۔ پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سُبلنا۔ یعنی ہدایت قلبی مؤانست سے ہی ملتی ہے۔ کچھ تعلق اور علاقہ ہوتا ہے۔ جبھی نبی کی شناخت کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ اور یہ خدا تعالےٰ کی مُہر ہے۔ جس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے۔ کہ

کام کی قابلیت

موجود ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص سچے دل سے مومن نہیں۔ بلکہ جانتا ہے کہ وُہ منافق ہے۔ تو اور بات ہے۔

پس جماعت کے لوگوں کو چاہئے۔ کہ

خدا کے انتخاب کی قدر

کریں۔ اور ناشکری نہ کریں۔ تم ایک پٹواری کو ہی جاہل کہکر دیکھو۔ وُہ فوراً جواب دیگا۔ کہ میں جاہل ہوں۔ تو گورنمنٹ نے مجھے پٹواری کیوں بنایا۔ حالانکہ گورنمنٹ ڈپٹی کمشنر بلکہ اس سے بھی بڑا عہدہ کسی جاہل یا بیوقوف کو دے سکتی ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہو سکتا وُہ جسے منتخب کرتا ہے۔ صحیح طور پر کرتا ہے۔ میں دُعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ کہ ہم اس کے اس

عظیم الشان فضل

کی قدر کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ کا فعل جہالت سے نہیں ہو سکتا۔ اس کے انتخاب کے معنے یہی ہیں۔ کہ قابلیت موجود ہے۔ اور جب یہ معلوم ہو گیا تو گویا

آدھا کام

ہو گیا۔ باقی نصف محنت سے ہوگا۔ خدا تعالیٰ توفیق دے۔ کہ ہم اسے بھی پورا کر سکیں۔ اگر نہ کرینگے۔ تو اس کی ذمہ واری ہم پر ہوگی ؛

دین کو دُنیا پر مقدّم کرنے کا عملی ثبوت

مندرجہ ذیل احباب کے اسمائے گرامی جنہوں نے ماہ نومبر ۱۹۳۰ء میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت دیا۔ شکریہ کے ساتھ شایع کئے جاتے ہیں۔ اور صدق دل سے دعا کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان سب کی قربانی قبول فرمائے۔ اور دُوسرے احباب میں بھی جو قربانی کی اس حد تک نہیں پہنچے ایمانی جوش پیدا کرے۔ تاکہ وہ بھی وصیت کی تحریک پر جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور جس کے ساتھ بہت سے انعامات وابستہ ہیں۔ عمل کر کے اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت دیں۔ وصیت دراصل اخلاص پرکھنے کا معیار ہے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وصیت کو اپنے زمانہ کا امتحان قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”اس وقت کے امتحان سے بھی اعلےٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائیگا۔ کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا ہے۔ بیشک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضاً۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھانے والے راستبازوں میں شمار کئے جاویں گے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔“

فہرست وصیت کنندگان درج ذیل ہے۔

(۱) مسماۃ فاطمہ صاحبہ عرف کھمی زوجہ حافظ محمد صاحب پشاور حال قادیان ؛

(۲) مسماۃ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ میاں علم الدین صاحب ساکن قادیان

(۳) فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ چودہری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری ؛

(۴) شیخ غلام مرتضیٰ صاحب ساکن وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور ؛

(۵) چودہری صادق علی صاحب تحصیلدار بیڈی کمیپ ؛

(۶) عبد العزیز صاحب ولد مولوی احمد الدین صاحب فیروز پور ؛

(۷) آمنہ بی بی صاحبہ زوجہ منظفر خان صاحب حوالدار ؛

سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان

ہر احمدی وصیت کرے

اس وقت تک وصیت کرنیوالوں کی تعداد صرف ۳۴۱۹ تک پہونچی ہے۔ جو جماعت احمدیہ کی تعداد کے مقابلہ میں بہت تھوڑی ہے ہر احمدی کو وصیت کرنی چاہئے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کتاب نورِ ہدایت بجواب رسالہ رد قادیان پر ریویوز

یوں تو خدا تعالےٰ کے فضل و رحم سے میرے پاس اکثر بزرگان و برادران سلسلہ کی طرف سے نورِ ہدایت کے متعلق پسندیدگی کے سرٹیفکیٹ آئے ہوئے ہیں۔ اور میرا جی چاہتا ہے۔ کہ سب کو شائع کر دوں۔ مگر یہ سمجھ کر کہ یہ عمل ایک طول امل ہے۔ اس لئے صرف چند ایک ہی پر جو مندرجہ ذیل ہیں۔ اکتفا کرتا ہوں۔

(۱) نورِ ہدایت کا مسودہ تقریباً لکھ چکا تھا۔ کہ ۲۷ فروری ۱۹۲۸ء کی شب کو حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رویا میں فرمایا۔

تمہارے مضمون سے ہم بہت خوش ہیں۔ اور تمہارا آیت والذین آمنوا بالباطل و کفروا باللہ اولٰئک ھم الخٰسرون کا فلاں مقام پر چسپاں کرنا تو ہمیں بہت پسند آیا ہے۔

یہ آیت ان لوگوں پر چسپاں کی گئی ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ معاذ اللہ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

(۲) جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان اپنے رسالہ ریویو نمبر ۳ مطبوعہ اپریل ۱۹۲۹ء میں تحریر فرماتے ہیں "یہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ کہ جناب حافظ سید عبدالمجید صاحب منصوری نے یہ کتاب لکھی ہے۔ اس کے متعلق اس وقت تفصیل سے نہ لکھا جا سکا۔ اس کتاب میں ایک علاوہ عید سلسلہ کو نہایت مسکت و مدلل جوابات دئے گئے ہیں۔ اور یہ بالکل سچ ہے۔ کہ جناب سید صاحب موصوف کاروباری آدمی ہیں۔ تصنیف و تالیف ان کا پیشہ نہیں۔ مگر اس کتاب کے بعض فقرات اور پیرے تو ان کو ایک کہنہ مشق مصنف ظاہر کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ لطیف بات جس نے مجھ پر اثر کیا۔ وہ اس کتاب میں یہ ہے۔ کہ وہ مخالف کی سخت سے سخت گالی کا جواب ایسی عمدگی اور تہذیب سے دیتے ہیں۔ کہ بات کہہ بھی جاتے ہیں۔ اور بظاہر کوئی شخص گرفت نہیں کر سکتا ہے اس کے علاوہ بعض نازک مسائل پر بھی آپ نے خامہ فرسائی کی ہے۔ اور اس میں کامیاب رہے ہیں۔ گو بعض بحثیں ایسی ہیں۔ جو میرے خیال میں اگر نہ چھیڑی جائیں۔ تو بہتر ہو۔ ناظرین اکرام! اس کتاب کو ضرور منگوائیں۔ انشاء اللہ بہت سی قیمتی معلومات کا ذخیرہ پائینگے"۔

(۳) جناب چودہری غلام احمد صاحب انسپکٹر ریاست بہاولپور اپنے عنایت نامہ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۹ء میں تحریر فرماتے ہیں:

مکرمنا حضرت جناب حافظ سید عبدالمجید صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! میرے پاس آپ کی کتاب نورِ ہدایت کل بذریعہ وی۔ پی۔ پہنچی جس کو وصول کر کے آج اس وقت ۴۰ صفحہ تک پڑھ لیا گیا۔ تو بیساختہ دل میں جوش پیدا ہونے کی وجہ سے قبل از ختم کرنے کتاب کے میں آپ کو اس کتاب کی تصنیف پر مبارکباد دیتا ہوں کہ جس سادہ طرز پر جناب نے عام فہم جوابات رقم فرمائے ہیں۔ وہ قابل صد ستائش ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم دے۔ اور یہ کتاب جیسا کہ اس کا نام ہے۔ مخلوق خدا کے لئے ہدایت کا باعث ہو۔ یہ خط کتاب کو پڑھتے ہوئے چھوڑ کر آپ کو لکھا گیا ہے۔ اور پھر کتاب پڑھنے لگا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت بہت اجر دے آمین والسلام۔ پھر لفافہ پر تحریر فرماتے ہیں۔ اس وقت یہ خط ڈاک میں ڈلواتے ہوئے ۹۸ صفحہ آپکی کتاب کے پڑھ چکا ہوں۔ بڑا لطف ہے۔ پھر مبارکباد دیتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کی خرید میں پوری تحریک ہوگی۔ تاکہ عام لوگ اسکو پڑھ سکیں۔ اور آپ کو ثواب ہو۔ فقط:

ریویوز مندرجہ بالا کے بعد بجز اس بات کے اور کچھ لکھنے کی میں ضرورت نہیں سمجھتا۔ کہ نورِ ہدایت کی بہت تھوڑی جلدیں رہ گئی ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ جلسہ تک اسٹاک ختم ہو جائے۔ لہٰذا جن دوستوں کو اس کتاب کی ضرورت ہو۔ وہ فوراً طلب فرما دیں۔ قیمت مجلد عہ/ بغیر جلد عہ/ علاوہ محصول ڈاک:

المشتہر: خاکسار سیکرٹری انجمن احمدیہ کمرشل ہاؤس کوہ منصوری

آپ کا انگلش ٹیچر موتیوں میں تول کر لینے کے قابل ہے

جناب ماسٹر محمد احسن صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ انگلش ٹیچر قائمقام ہیڈ ماسٹر احمدیہ مڈل سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ فرماتے ہیں۔ "جدید انگلش ٹیچر کا بغور مطالعہ کیا۔ اور اسے واقعی اسم با مسمّٰی پایا۔ ہندوستانیوں کو جلد انگریزی سے آشنا کرنے والی۔ ایسی مفید اور مکمل کتاب آج تک میری نظر سے نہیں گذری۔ قابل اور تجربہ کار مصنف کی محنت قابل مبارکباد اور قابل تحسین ہے۔

جناب ایم عبداللہ صاحب یلامنچلی مدراس لکھتے ہیں۔ آپ کی کتاب انگلش ٹیچر کے پڑھنے سے میں سینیر سکول لیونگ کے امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس ہو گیا ہوں۔ واقعی آپ کی کتاب موتیوں میں تول کر لینے کے قابل ہے"۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک:

اگر ایک لائق استاد کی طرح بہت جلد اور نہایت آسانی سے انگریزی نہ سکھائے۔ تو کل قیمت واپس منگوا لیں:

قمر برادرز (الف) شملہ

باجلاس ملک نادر خانصاحب نائب تحصیلدار و اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بھلوال

بمقدمہ محمد یار نمبردار المعروف جیون ولد لالہ۔ صالحوں ولد نتھا مل ذات بھیک مجبتی ولد لکھو۔ ذات رہان سکنائے احمد یوالہ

بنام:۔ سردارا ولد لکھو۔ گہنا ولد نتھو۔ بوٹا۔ سندرا پسران سوجا سنگھ۔ خان چند ولد کرم چند سکنہ دودہ۔ چنوں ولد کرم قوم بھیک۔ زیادہ۔ عالو۔ مجبتی پسران بھاب قوم بھیک۔ مسماۃ جہانوں دختر قائم قوم بھیک۔ جہانی صالحوں۔ مہرا پسران نتھا مل۔ سوجا سنگھ ولد پورا۔ مولو۔ گھلا۔ مہرا۔ پسران اسمٰعیل نابو۔ ہادو۔ پسران بابل۔ لانگو۔ نتھو۔ پسران ناجہ۔ باقری ولد نادو۔ نتھا ہو ولد طاہری۔ سردارا ولد مہرا۔ ایشرداس۔ سوداگر۔ لعل چند۔ گوبند رام۔ پسران بھاگ مل۔ قوم اروڑہ۔ مغلی ولد مکھیانہ۔ بہادری۔ قادری پسران بھادی۔ حسن ولد حاکم قوم بھیک۔ دلو۔ جلو۔ ولی۔ پسران قاسم۔ خانو ولد لالہ۔ سردارا۔ یارا۔ عیسیٰ۔ سلطان پسران فرید۔ امیر۔ رحمان پسران زیادہ۔ موہلی۔ صلابتی۔ پنجائتی پسران بھادل۔ مانک۔ صابری۔ رحمان دتہ۔ چاکری۔ پسران باجھل۔ قوم بھیک۔ خدابخش۔ محمد۔ قوم آوان۔ ایشرداس ولد بھاگ مل۔ بھاگ مل ولد ہیرا سنگھ۔ جلو ولد قائم دین۔ خدابخش پسران محمد۔ علی ولد کالا ذات ہرل۔ دولت۔ میا۔ پسران جو ندا۔ مراد۔ امیر۔ پسران علی۔ سردارا۔ راجو پسران کوڑا قوم آوان۔ دسندہ۔ کانشی۔ پنجاب پسران موتی چند۔ رام سنگھ ولد گوردت سنگھ قوم روڑہ سکنہ دودہ۔ راجو۔ ناجہ پسران قادر قوم بھروئے سکھا ولد لالہ۔ ذات اروڑہ۔ باغمل ولد دیویدتہ ذات اروڑہ سکنائے احمد یوالہ:

دعویٰ تقسیم اراضی $\frac{3}{4}$ ۷۲۸ کنال واقعہ رقبہ احمد یوالہ

بمقدمہ مندرجہ بالا تعداد مدعا علیہم کافی ہے۔ اصالتاً تعمیل کے لئے نوٹس جاری کئے گئے۔ مگر بعض مدعا علیہم دیدہ دانستہ حاضری سے گریز کر رہے ہیں۔ اور مقدمہ میں طوالت کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جملہ مدعا علیہم کے نام جاری کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ $\frac{12}{3}$ ۳۰ کو حاضر عدالت ہو کر جوابدہی کریں۔ ورنہ بعدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ تحریر $\frac{12}{3}$ ۵

دستخط

نائب تحصیلدار و اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بھلوال

(مہر عدالت)

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

جلسہ پر آنیوالے احباب غور سے پڑھیں

سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر کوڑیوں کے دام

تیس ۳۰ روپیہ کی کتب دس روپیہ میں

بیس ۲۰ روپیہ کی کتب آٹھ روپیہ میں — دس روپیہ کی کتب پانچ روپیہ میں

احباب با زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اپنے ایک مخلص دوست کی تحریک پر میں نے ارادہ کر لیا ہے۔ کہ کتاب گھر کا مندرجہ ذیل نادر اور بیش بہا ذخیرہ جسقدر جلد سے جلد ممکن ہو لاگت سے بھی نصف قیمت پر فروخت کردوں۔ تاکہ میرے مرنے کے بعد یہ قیمتی جواہرات اندر ہی اندر جمع رہ کر بے سود نہ رہیں۔ بلکہ میرے مرنے سے پہلے اشاعت عام پاکر ہم خرما و ہم ثواب کا موجب ہوں۔ احباب اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھاویں۔ جلسہ سے چند روز قبل یہ غیر معمولی رعایتی اعلان میں نے شائع کر دیا ہے۔ تاکہ احباب اطمینان سے اس اعلان سے فائدہ اٹھاویں۔ جلسہ پر آنیوالے احباب کے لئے مناسب ہے۔ کہ اس اعلان کے مطابق کتب خریدنے کے لئے قیمت بمع فرمائش کی تفصیل کے پیشگی بھیجدیں۔ تاکہ ان کے پیکٹ بنا کر تیار رکھے جا سکیں اس طرح مجھے بھی سہولت رہیگی۔ اور انکو بھی۔ اور جو احباب ریل بذریعہ وی پی منگاویں۔ وہ بھی کوشش کریں۔ کہ اتنی کتب ہوں۔ کہ ریلوے پارسل بن سکے۔ ان رعایتی کتب کی قیمت بہر حال نقد اور پیشگی آنی ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل کتب میں جلد شدہ کتب میں جلد بندی کی پوری قیمت مجرا ہوگی :

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- اسلامی اصول کی فلاسفی ۵ر
- سناتن دھرم ار
- لیکچر لاہور ۵ر
- پیغام صلح ۲ر
- قادیان کے آریہ اور ہم ۳ر
- لجۃ النور مترجم ۶ر
- نور الحق دوم مترجم ۴ر
- درمکنون نظم فارسی عہ
- تفسیر خزینۃ العرفان
- حصہ سوم عہ
- حصہ چہارم عہ
- حصہ پنجم ۹ر
- حصہ ششم عار
- حصہ ہفتم عار
- کلمہ طیبہ بر تقریر ۴ر
- احمدی نماز ۲ر
- اسلام اور یورپ کے علوم جدیدہ ار
- اصلاح خاتون ۳ر
- احمدی و غیر احمدی میں فرق ار
- خطبہ عید الفطر ار
- تفسیر سورہ والعصر ار
- چشمہ صداقت ارکان اسلام کی لطیف فلاسفی ۶ر
- مکتوبات مسیح موعود ۴ر
- زندہ نبی و زندہ مذہب ۵ر
- درثمین سنہری مجلد مع فوٹو عہ
- درثمین عربی مترجم عار
- مکمل رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب عہ

کتب حضرت خلیفہ اول رض

- فصل الخطاب مکمل ہر دو حصہ عار
- ابطال الوہیت مسیح ۳ر
- حیات نور الدین مجلد ۱۲ر

کتب حضرت خلیفہ ثانی

- کلام محمود حصہ اول ۸ر
- حصہ دوم ۳ر
- گلزار معرفت ۵ر
- دلائل ہستی باری تعالیٰ ار
- چشمہ توحید ۲ر
- حقیقۃ الامر ار
- ایک سیاسی لیکچر ار
- پیارا نبی ۲ر
- پیغام آسمانی ۲ر
- سیرت النبی مجلد عار
- ذکر الہی مجلد ۶ر
- خطبات محمود ۱۳ر
- قول الحق ۳ر
- ہندو مسلم اتحاد

تصانیف حافظ روشن علی صاحب

- حمائل شریف مترجم مجلد ۱۲ر
- لیکچر اسلام اور دیگر مذاہب ۳ر
- مباحثہ صداقت مسیح موعود ار
- کلمۃ الحق مباحثہ شیعہ سنی ۱ر

متفرق ضروری تصانیف

- ریویو براہین احمدیہ از محمد حسین بٹالوی
- خلافت راشدہ عہ
- احسانات مسیح موعود ار
- احمد المسیح الموعود عربی ۱۲ر
- چیلنج دربارہ امام الزمان ۴ر
- پیغامی کے تیرہ سوالات کے جوابات ار
- صداقت اسلام پر شہادت بائبل ۱۲ر
- حربہ آسمانی ۲ر
- آئینہ اسلام رد آریہ ۱۲ر
- آئینہ سماج ۸ر
- رسالہ گوشت خوری ار
- رسالہ رد تناسخ ۸ر
- سوانح عمری امام بخاری ۳ر
- کلید قرآن مع لغت و ترجمہ عہ
- اسوۂ حسنہ مجموعہ احادیث مجلد عہ
- آنحضرت اور آپ کی تعلیم انگریزی میں ۵ر
- حقیقۃ الجنون مسیح موعود پر جنون کے الزام کی تردید ہے ۶ر
- برگزیدہ رسول ۱ و ۲ و ۳ ہر ایک ۵ر
- گلدستہ حقانی ۴ر
- تحفۃ النصاریٰ اور عیسائیت کا ترجمہ
- اسوۂ حسنہ مجموعہ احادیث مجلد عہ
- تبلیغی جنتری پرانی ۵ر
- خلاصہ صرف نحو ۲ر
- رسالہ مسیح موعود ۴ر
- دلائل وفات مسیح و ۱۲ دلائل
- صداقت مسیح ار
- پارہ اول صحیح مسلم مشکوۃ عہ
- پارہ الم مترجم بطرز تیسیر القرآن ۳ر
- قسم دوم ۸ر
- قسم سوم و ترجمہ ۲ر

پنجابی کتب

- شہادت عبد اللطیف ۵ر
- جھوک مہدی ار
- چرخہ احمدی ۲ر
- گلزار مہدی ۲ر
- احمد مہدی ۴ر
- ڈھولا احمدی ۸ر
- مسدس وفات مسیح ار
- نشان مہدی ۸ر
- پنج بیان اول ۲ر
- تبلیغ احمدی ۲ر
- ٹکڑہ بوچ فقیر ار
- جھوک عیسےٰ ۸ر

تبلیغی ٹریکٹ

- تبلیغ نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ ہر ایک فی سینکڑہ عہ
- وید کا بھید نمبر ۱ و ۲ و ۳ ہر ایک فی سینکڑہ عہ

قطعات احمدی

- لوح الہدیٰ نمبر ۲ و نمبر ۳ و نمبر ۴ ہر ایک ۳ر
- کلنڈر تبلیغی سنہری ۱۹۳۰ء ۴ر
- کیلنڈر دو ہزار برس ۲ر
- درس توحید ۸ر
- قطعات ۶ قسم ہر ایک ۸ر
- قطعات کلاں ۳ قسم ار

کتاب گھر قادیان

حب اٹھرا

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنے گھر میں حب اٹھرا استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن کر بیٹھے۔ مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی نور الدین صاحب مرحوم طبیب کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گود بھری بے مثل گولیاں حضور کی مجرب اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں جن کو اٹھرا نے گل کر رکھا تھا۔ آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان گود بھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی تولہ (عہ)

شروع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں یکدم نو تولہ منگوانے پر عہ فی تولہ اور نصف منگوانے پر حرف محصول معاف

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ سے پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں اور منہ خوشبو دار رہتا ہے۔ قیمت بارہ آنے (۱۲؍)

سرمہ نور العین

اس کے اجزا موتی و ممیرا ہیں۔ یہ آنکھوں کے امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانیوالا۔ دھند غبار ککرے خارش جالا۔ ناخونہ ضعف چشم پڑبال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیس دار پانی کو روکنے میں بے مثل ہے پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرست کرنا اور پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا۔ خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

المشتہران:- نظام جان عبداللہ جان معین الصحت قادیان

ایام جلسہ میں

پارسل کے کرچ سے بچنے کا موقع ہے

۱۵/۱۶ جوئل کی مضبوط و ارزاں گھڑیاں

جو دوست گھڑیاں خریدنے والے ہیں پہلے سے مطلوبہ گھڑی کا نمبر وغیرہ نوٹ کر لیں۔ صبح نو بجے تک احمدیہ چوک میں اور شب کو مدرسہ احمدیہ کے شرقی ہندوستانی کرہ میں ہم سے ملیں۔ گھڑی کے ساتھ ایک نفیس کیلنڈر ۱۹۳۱ء مفت دیا جائیگا قابل ڈاک نہیں۔ احباب دست بدست منگالیں۔ رعایتی قیمت صرف ...

عـ ۱۵ لائن موٹی کلائی کیلئے نکل کیس لہ عہ رولڈ گولڈ للعہ
ع۲۲ و ۳ زنانہ و پتلی نکل کیس عہ و لہ عہ چاندی ...
عہ جیبی ۱۶ لائن ۱۰ جوئل کی لعہ ۱۵ جوئل کی لعہ ریڈیم کا ایک روپیہ
عـ ۵ ٹائم پیس بیک الارم عہ قیمت درجہ بدرجہ
المشتہر:- حافظ سخاوت علی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور (یوپی)

مفت

۱۹۳۱ء کی نہایت شاندار باتصویر تاج جنتری ایک پوسٹ کارڈ لکھکر مفت منگوالیں:-
مینجر تاج کمپنی لمیٹڈ۔ لاہور

خریداروں کیلئے نادر موقعہ

ایک زمین ۶ کنال بر لب سڑک بورڈنگ ہائی سکول کے مغرب کیطرف فی مرلہ ۷۰ روپے کے حساب سے اکٹھی لینے والے کو رعایت دیجائیگی۔ بورڈنگ ہائی سکول سے صرف ۵۰ گز فاصلہ پر ہے:۔

ایک زمین اڑھائی کنال بہشتی مقبرہ والی سڑک پر فی مرلہ ۳۰ روپیہ کے حساب سے اکٹھی لینے والے کو رعایت دیجائیگی۔ اور ایک زمین ۱۲ کنال بورڈنگ احمدیہ کے مقابل ۴۰ روپیہ فی مرلہ کے حساب سے یہ تینوں ٹکڑے نہایت عمدہ موقعہ پر ہیں

خریداری کے متعلق

معرفت دفتر مینجر الفضل قادیان

حرف جلسہ سالانہ کے لئے سرمہ ہر دو اقسام قیمت ۱ روپیہ تولہ۔ اور سرمہ خاص ۵ روپیہ تولہ جو حضرت خلیفہ اولؓ کے وقت سے اب تک میں استعمال کرا رہا ہوں۔ لاکھوں انسان مستفید ہو چکے ہیں۔ دوستوں کے اصرار پر یہ اشتہار پہلی مرتبہ دیا گیا ہے۔ میں اپنے مطب میں جو ان کی یادگار ہے۔ ان کے خاص نسخے استعمال کرتا ہوں:۔

قطب الدین حکیم قادیان

تپ دق

دنیا میں واحد سنیاسی علاج

عرصہ دراز سے حکماء ڈاکٹروں کے لاعلاج مریضوں پر تجربہ شدہ نسخہ ہے۔ جو کہ دم مسیحائی رکھتا ہے۔ زیادہ تعریف فضول صحت ہونے پر خود ہی داد دینے پر مجبور ہونگے۔ سلامتی چاہتے ہو۔ تو فوراً سنیاسی علاج کیطرف رجوع کیجئے۔ لاگت دوائی فی نسخہ ۷ روپے:۔ فاروقی سنیاسی احمدی سیالکوٹ

زر نگار جوتیاں

سلطان سلیپر اینڈ شو فیکٹری لدھیانہ پنجاب

هو الشافی

قادیان کا قدیمی مشہور عالم بے نظیر اور بے مثل تحفہ

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

سفید نہ ہو تو نمونہ ۔ ر کے ہفتہ تک واپس ٹکٹ میں مفت

متواتر تیس سال سے صداقت کی شہرت حاصل کر رہا ہے۔ بار بار تجربہ اور ہزار ہا شہادتوں نے یہ پایہ کہ اس نے سم بامسمی سرمہ نور کا خطاب حاصل کیا ہوا ہے۔ حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اولؓ کا سرمہ نور یہی ہے۔ جو دھند غبار رجالا پھولا ضعف بصر ککرے ناخونہ خارش پانی بہنا اندھراتا گوہانجنی۔ موتیا بند پڑبال۔ اور دکھتی آنکھ کے لئے اکسیر ہے ہر عمر میں ہر گھر میں ضروری ہے تیز اچانک پیدا ہو جانیوالی امراض سے محفوظ رکھتا ہے قیمت ...

سرمہ نور

کے استعمال سے سرخی اور پانی بند ہونے کے علاوہ نظر بھی تیز ہو گئی ہے پہلے اچھی طرح دیکھ بھی نہیں سکتا تھا اب تو دور سے بھی دیکھ سکتا ہوں اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے

رحمت خان ہوشیارپور

میری ساٹھ سال عمر ہے

مغرب کے بعد کچھ نظر نہیں آتا تھا سرمہ نور لگانے سے رات کو بھی نظر آنے لگ گیا۔ بینائی تیز ہو گئی ہے میں نے مریضوں کو تحریک کر دی ہے اور دیگر ...

حکیم عبدالرحمن پٹیالہ چھاؤنی

ملنے کا پتہ:- شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——— بمبئی۔ ۱۳ دسمبر۔ مولجی جیٹھا مارکیٹ میں چند نامعلوم اشخاص گذشتہ شب کو داخل ہو کر بہت سا بدیشی کپڑا نکال کر سڑک پر لے گئے۔ اور اس کو آگ لگا دی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

——— دہلی۔ ۱۳ دسمبر۔ پنجاب کے جیل خانجات میں پولٹیکل قیدیوں کے لئے جگہ نہیں رہی۔ اس لئے گورنمنٹ نے مزید پانچ ہزار اخلاقی قیدیوں کو رہا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چنانچہ آج صبح دہلی جیل سے ایسے ایک سو قیدی رہا کئے گئے ہیں۔ جو چوری وغیرہ کے جرم میں سزایاب ہوئے تھے۔

——— لنڈن۔ ۱۲ دسمبر۔ آج صبح وزیر اعظم اور سکھ ڈیلیگیٹوں کے درمیان کئی گھنٹے تک بات چیت ہوتی رہی۔ سکھ ڈیلی گیٹوں نے پنجاب میں سکھوں کی پوزیشن کی تشریح کی۔ اور کہا کہ دوسرے صوبوں میں ہندو مسلمانوں کی نیابت خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو لیکن پنجاب میں سکھوں کے مفاد دوسرے صوبوں سے بالکل مختلف ہیں۔ اور ان کے مفاد کی حفاظت کے لئے انہیں خاص نیابت دی جائے۔

——— کلکتہ۔ ۱۳ دسمبر۔ آج صبح ۷ بجے مسٹر بوس نے جس نے انسپکٹر جنرل جیل خانجات بنگال کو قتل کر کے خود کشی کی کوشش کی تھی۔ ہسپتال میں جان دیدی۔ اس کی لاش پر پولیس کا پہرہ لگا ہوا تھا۔

——— لنڈن۔ ۱۲ دسمبر۔ ٹاؤن ہال کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر رامزے میکڈانلڈ وزیر اعظم نے مسٹر چرچل کی تقریر کی مذمت کی۔ اور کہا۔ کہ یہ شروع سے لیکر آخر تک شرارت آمیز ہے۔ مسٹر میکڈانلڈ کی تقریر کے ہر ایک فقرہ میں جس وقت بھی مسٹر چرچل کا نام آیا۔ لوگوں نے ہال کے ہر ایک حصہ سے تُف تُف کے نعرے بلند کئے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ مسٹر چرچل نے اپنی عقل و دانش کا ثبوت نہیں دیا۔

——— سراج گنج۔ ۱۲ دسمبر۔ اس علاقہ میں سخت قحط پڑا ہے۔ راہ گیروں کو لوٹ لیا جاتا ہے۔ کسی کا مال روپیہ پیسہ محفوظ نہیں ہے۔ لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔ اگرچہ اشیاء خوردنی سستی ہیں۔ لیکن کسی کے پاس ایک کوڑی تک نہیں۔

——— معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۳ دسمبر کو منٹگمری میں اوکاڑہ کا ایک سیاسی قیدی بھوک ہڑتال کی وجہ سے مر گیا۔

——— کلکتہ۔ ۱۱ دسمبر۔ "امرت بازار پتریکا" کا نامہ نگار خصوصی لنڈن سے رقمطراز ہے کہ معلوم ہوا ہے۔ یہاں سلسلہ جنبانی ہو رہی ہے۔ کہ پنڈت مالویہ کی خدمت میں لنڈن آنے کی درخواست کی جائیگی۔ اور گاندھی جی اور ہردو نہرو صاحبان کو اس معاملہ میں نہ پوچھا جائے گا۔

——— رگبی۔ ۱۱ دسمبر۔ آج دارالعوام میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی مفاہمت کے متعلق بیان کیا گیا۔ کہ مسلمان زائد از استحقاق حقوق کے بغیر مخلوط انتخاب کی سکیم منظور کر چکے ہیں۔ لیکن مسلمانوں نے فی الفور اس بیان کی تردید کی۔ چنانچہ ان کے نمائندوں نے کہا۔ مسلمانوں نے جو سکیم منظور کی ہے۔ اس میں مخلوط انتخاب کے ساتھ یہ بھی درج ہے۔ کہ جن صوبوں میں وُہ اقلیت میں ہیں۔ ان میں انہیں زائد از استحقاق حقوق دیئے جائیں۔ پنجاب اور بنگال میں نشستیں مخصوص کر دی جائیں۔ اور عام حلقوں میں مقابلہ کرنے کی آزادی حاصل ہو۔

——— لنڈن۔ ۱۱ دسمبر۔ اگرچہ فرقہ دار مسئلہ پر پھر گفت و شنید جاری ہو گئی ہے لیکن ابھی کچھ حوصلہ افزا نتیجہ نہیں نکلا۔ وزیر اعظم اس گفت و شنید میں بہت دلچسپی سے حصہ لے رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ نے سر برآوردہ ہندو اور مسلمان مندوبین کو بُلا کر انہیں مصالحت اور مفاہمت کی ضرورت و اہمیت جتائی۔

——— لنڈن۔ ۱۲ دسمبر۔ سنٹرل فیڈریشن سوسائٹی کے ایک اجلاس میں سر اکبر حیدری نے ہندوستانی ریاستوں کی پوزیشن کے متعلق ایک تقریر کی۔ اس کے بعد سر لوئس ڈین سابق گورنر پنجاب نے حضور نظام دکن کی تعریف و تحسین کی۔ اور سر اکبر حیدری کے تذکرہ برار کا حوالہ دیتے ہوئے امید ظاہر کی۔ کہ ملکی تصفیے کے وقت برار کی پوزیشن کا فیصلہ اطمینان بخش طریق پر کر دیا جائے گا۔ لارڈ لائڈ صدر اجلاس نے بھی اسی امید کا اظہار کیا۔

——— رنگون۔ ۱۳ دسمبر۔ برما کے ہندوستانی ایوان تجارت نے ۷ ماہ حال کو مصرحہ ذیل برقی پیغام وزیر اعظم۔ وزیر ہند۔ اور وائسرائے ہند کے نام بھیجا۔ اس ایوان کی رائے ہے۔ کہ برما میں ہندوستانیوں کے بھاری اقتصادی اور مالی مفاد اور وجوہ کے پیش نظر کوئی آئینی کمیٹی یا گول میز کانفرنس برما کے آئندہ دستور حکومت کو اس وقت تک صحیح طور سے مرتب نہیں کر سکتی۔ جب تک اس میں برما کے مندوبین کی براہ راست نامزدگی نہ کی جائے۔

——— لنڈن۔ ۱۳ دسمبر۔ ملکہ معظمہ دوشنبہ کو بعد دوپہر بکنگھم میں ہندوستانی خواتین کو جو گول میز کانفرنس کے سلسلے میں لنڈن میں مقیم ہیں۔ ضیافت کے لئے مدعو کرینگی۔

——— احمد آباد۔ ۱۳ دسمبر۔ میونسپل بورڈ نے آج شام کے اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی جس کے ذریعہ سے حکومت سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ مردم شماری کا کام اس وقت تک ملتوی کر دیا جائے۔ جب تک حکومت اور رعایا کے درمیان مصالحت نہ ہو جائے۔ بصورت دیگر بورڈ مردم شماری کے کام میں حکومت کی امداد نہ کریگا۔

——— کلکتہ۔ ۱۳ دسمبر۔ کل بلدیہ کے ایک جلسہ میں جرمنی کے ساختہ منٹل اگیس لیمپ کے فلینٹے مہیا کرنے کا ایک اجارہ منظور کیا گیا۔ اور برطانی مصنوعات کی پیشکش کو مسترد کر دیا گیا۔

——— لاہور۔ ۱۳ دسمبر۔ مسٹر بی کے دت جو ملتان جیل میں مقید تھے۔ کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ انہیں پنجاب سے باہر کہیں بمبئی کی طرف بھیجدیا گیا ہے۔

——— لاہور۔ ۱۵ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سردار بھگت سنگھ اور دوسرے نوجوانوں کی طرف سے ٹریبونل کے خلاف قانون ہونے کے متعلق پریوی کونسل میں جو اپیل کی گئی ہے۔ وُہ ۱۸ جنوری ۱۹۳۱ء کو پیش ہوگی۔

——— کلکتہ۔ ۱۵ دسمبر۔ ہندوستان اور برما کی ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس کے بارھویں سالانہ جلسہ میں وائسرائے ہند نے تجارت [illegible] کے مندا ہونے اور اس کے ہندوستان پر اثرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگرچہ اس کساد بازاری کے اور بھی بہت سے اسباب ہونگے۔ مگر گذشتہ چند ماہ میں سول نافرمانی کی جو تحریک اس ملک میں شروع ہے۔ اسے ان اثرات سے بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

——— لدھیانہ۔ ۱۵ دسمبر۔ خواجہ محمد یوسف صاحب رکن مجلس وضع آئین نے پنجاب کی مجلس وضع آئین کے آئندہ اجلاس میں حسب ذیل قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ یہ کونسل حکومت سے سفارش کرتی ہے۔ کہ سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے آئینی وسائل اختیار کرے۔ کہ لاہور کی عدالت عالیہ کے ہندوستانی ججوں کی کم از کم نصف تعداد مسلمہ زراعت پیشہ اقوام کے افراد پر مشتمل ہو۔

——— ماخوذین شولاپور میں سے جن حضرات کو سزائے موت کا حکم ہوا ہے۔ ان کے متعلق بمبئی کے سرکردہ اعتدال پسند تاجروں نے گورنر کو استدعا کی تھی۔ کہ درخواست رحم پیش کرنے کے لئے وفد کو باریابی دی جائے۔ گورنر نے اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے۔

بغداد۔ جرمنی۔ فرانس اور ہالینڈ کی طیارہ ران کمپنیوں کو حکومت عراق نے مستقل طور پر عراق کی فضاء سے گذرنے کی اجازت دیدی ہے۔

——— لنڈن ۱۳ دسمبر۔ آج سہ پہر کو چیکرز میں وزیر اعظم اور اٹارنی جنرل کی موجودگی میں منتخب ہندو مسلمان لیڈروں کی ایک غیر رسمی کانفرنس منعقد ہوئی۔ لیکن تین گھنٹے کی گفت و شنید کے بعد بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

——— لنڈن۔ ۱۵ دسمبر۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ صوبجاتی آئین مرتب کرنے والی کمیٹی مسٹر ہینڈرسن کے زیر صدارت آج دوپہر سے قبل اپنی رپورٹ ختم کریگی۔ اور پوری کانفرنس کا اجلاس وزیر اعظم کی صدارت میں کل قبل دوپہر منعقد ہوگا۔

——— کلکتہ۔ ۱۵ دسمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مشرقی بنگال...

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا)